سالانہ معہ محصول ڈاک تین روپیہ

ششماہی معہ محصول ڈاک ...

جلد ۵	بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ مطابق [illegible]	نمبر ۴۹

مقدمۃ الجیش

مفت میں شرکت چندہ

ہزار ہا مسلمان ایسے بھی ہونگے جو مکہ شریف کی ریل بننے سے نہایت خوش ہونگے ہونگے مگر فلاکت زمانہ کی مجبوریوں سے وہ چندہ میں شریک نہیں ہوسکتے انکے لیے ہمنے ایک ایسی ترکیب نکالی ہے کہ بغیر پیسہ کوڑی خرچ کیے وہ اس چندہ ... حجاز ریلوے کی فہرست میں انکا نام معہ رقم شائع ہو جائے وہ ترکیب یہ ہے کہ جو صاحب اس چندہ میں شریک ہونا چاہیں وہ نہایت خلوص کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں کرم الٰہی سوداگر کی رہائی کیلیے دعا مانگیں اگر خدا نے انکی دعائیں قبول کرلیں جن میں حضرات نے دعائیں مانگی ہیں ... ایک ایک ... بطور ... ہم ... کردینگے

اب تو ستم ڈھانے لگے

نامعقول آفریدیوں نے ابھی خبر چھپی تو ایسی ہی سیلاب کہ الاماں والحفیظ ۔ ہم تو سب کے ہتو کرانکی کمر ٹوٹ گئی ۔ مگر یہ بیچارے تو ابتک صحیح و سلامت ہیں ۔ گو کہ انکا پہلا سا زور نہیں ۔ مگر اب بھی جب موقع پا جاتے ہیں ۔ ایسا ... ہاتھ ... ہیں کہ ہم کو ... افسوس ... حال میں انہوں نے ڈاکو ... پر ... ڈالدیا ۔ جہاں ان ظالموں نے ہماری ... برٹش محافظین اور ... سپاہی ... اور ... کو مجروح کرڈالا ناچار ... میں ... انہیں ... قبول کرنی پڑی ۔ ہماری بہادر فوج ... کیلیے روانہ تو فوراً ہوگئی مگر اسکے پہنچنے میں ایک ... کی کسر رہ گئی ۔ ... میں نہیں آتا کہ ... دہشت میں کس ... ترقی ہوگئی ...

ہائی ناکامی

کانپور کے ... متعلق جن شامت زدہ مجرموں کو پھانسی کا حکم دیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ ان بدبختوں کے سر پر شامت سوار ہے ۔ کرم الٰہی سوداگر کے ورثا نے اس مقدمہ کی پیروی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو بھی اس طرف متوجہ کیا ۔ مگر شامت کی بدنصیبی کو عذر کیا کرے ہر کوشش رنگ لے گی اور اسکا فائدہ خدا نے کسکو پہنچایا ... لفٹنٹ گورنر بہادر نے ایک مجرم کو ... فرمادیا ۔ اور باقی سب کے لیے وہی تین ہاتھ کی رسی کی تجویز بحال رکھی ۔ کرم الٰہی کے وارثوں سے اب بھی ... اور انہوں نے ... بانصیب ... حضور وائسرائے کی خدمت میں بذریعہ تار ... کردیا حضور وائسرائے جو ... ابھی ... میں ... اسکی

گرمجوشی کو افسردہ کردیا

پریسیڈنٹ کروگر کی فرانس مین آؤ بھگت
تو اسقدر گرمجوشی سے کیگئی کہ مسٹر کروگر کا مدتون
کا جلا بھنا دل ٹھنڈا ہو گیا۔ مگر اس ٹھنڈک سے
سوائے افسردگی کے اور کچھہ حاصل ہوا۔ وہ تو
سمجھا تہا کہ فرانس کی گرمجوشی سے جنگ ٹرانسوال
مین کچھہ دن کے لئے گرما گرمی ہو جائیگی۔ مگر انکو
تو زبانی ہمدردی سے مسٹر کروگر کے آنسو پونچھہ
دئے۔ خود شریک گریہ ہوئے مسٹر کروگر کے لئے بڑی
دہوم دہام کے جلسے کئے گئے۔ ان جلسون مین
کروگر نے بڑی زور دار اسپیچین دین۔ ہماری
بہادر اور مجسم انصاف گورنمنٹ پر بڑے دہری
بے ایمانی۔ دہوکہ بازی۔ فتنہ سازی۔ سنگدلی۔
کم حوصلگی کے الزام لگا کے خوب جلے پھپہولے
پہوڑے۔ حاضرین جلسہ نے ایک ایک فقرہ
پر دس دس بار تالیان بجائین۔ ہو حق بھی
بہتیری مچائی۔ غرض خوب مسٹر کروگر کا دل بڑھایا
ان علامات سے کروگر کو یقین ہو گیا تہا کہ فرانس
ضرور بلکہ بالضرور روپے سے پیسے سے ملٹن سے
رسالے سے توپ سے بندوق سے غرض ہر طرح
سے مدد دیگا۔ مگر وہان دیکہا تو ڈہاک کے تین
ہی پات نکلے۔ پریسیڈنٹ فرانس سے مسٹر کروگر
نے باتون باتون مین پوچہا کہ اگر آپکی شرکت
امداد کی ضرورت پڑگئی تو آپ کس کا ساتھ دینگے
انہون نے نکہرا اور کڑے جواب دیا کہ حق کا ساتھ
دون گا۔ دخل در معقولات کو مین پسند نہین کرتا
ہٹ دہرمی میرا شیوہ نہین۔ یہ سنکر مسٹر کروگر کی امیدون پر
پانی پہر گیا۔ پریسیڈنٹ فرانس نے قطعی انکار نہین کیا مگر
کروگر سمجہ گیا۔ کہ فرانس نے محبت ... وقت ٹالی یا تو
پہر گیا ساتھ دیگا یہی آخر گورنمنٹ انگلستان ہی کیطرف جھکیگا۔

یہان نہوا تو وہان کیا ہوگا

مسٹر کروگر نے بھی دورے کیلئے کمر باندھی ہے
وہ اپنا نصیب آزمانے کیلئے نکلا ہے۔ برٹش پر
غالب آنیکے لیے یہ آخری تدبیر ہے۔ اس مین
وہ ضرور جان لڑا دیگا اسلئے جگہہ جگہہ جاکے
وہ خود سلطنتون کو اوکہاتا ہے۔ فرانس نے تو
اسکے پیٹھنے پر ہاتھہ ہی نہ دھرا۔ یہان سے اوسکو
بیچارے کو ایسی مایوسی ہوئی کہ سب رنگ پھیکے
پڑگئے۔ تاچار اوسکو جرمن کی طرف رخ کرنا پڑا
اسکو تو انتہا محبت کرتا ہے جہان جہان کی اوسکو
امید لگی ہوئی تھی۔ اور کایسر جرمن نے بہروسہ
دیا تہا۔ لیکن سب سے زبانی ٹہرنگ ... تاکہ پہر
کسیکو یہ کہنے کا موقعہ نملے کہ تم نے ہمسے کب
مدد مانگی تھی۔ اسلئے وہ اب جرمن روانہ ہوا ہے
کہ وہان کا بھی رنگ دیکہلے مگر وہان بھی غالبا
ناکامی نصیب ہوگی کیونکہ جب یہان کچھہ
نہوا تو وہان کیا ہوگا۔ فرانس تو بظاہر گورنمنٹ
برطانیہ کا مخالف ہے اسکی نسبت ہر شخص کو
یقین تہا کہ یہ ضرور امداد کیلئے مستعد ہو جائے
مگر جب اسی نے ٹکا سا جواب دیکر بد شگون کر دیا۔
تو جرمن کیا خاک مدد دیگا۔ وہ پہر سے تو ملکہ
وکٹوریہ ... سلطنتہا کا نواسہ ہے۔ بعض دو جوا
سے گردلون مین کشیدگیان پڑی ہوئی ہین مگر
اصل سے یہ نہین ہو سکتا کہ نانی شریف کے
مقابلہ مین نواسہ خم ٹھونک کے کھڑا ہو جائے
جرمنی اخبارات بلا وجہ انگلستانی پالیسی
کے سخت مخالف ہین۔ مگر اسکے بارے مین
وہ بھی سنجیدگی کے ساتھ مضامین لکھہ رہے ہین
مگر فرانسیسی اخبارون کی طرح سلطنت برطانیہ کیلئے بد زبانی
نہین ڈالتے۔ جرمنی گورنمنٹ کی نسبت ادہار ...

چل پڑے بھی چل پڑے

لو یارو خوش ہو جاؤ۔ لارڈ رابرٹس بہادر
کیسا تھا جنگ ٹرانسوال سے نکل پڑے۔ ہمارے
انگلستان کو لارڈ رابرٹس بہادر کی نسبت یہ خیال
ضرور لگا ہوا ہوگا کہ ایسا نہو وہ ڈچون کے
شکار ہو جائین۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ شکار
ہو جانا تعجبات سے تہا۔ بلکہ بچ رہنا تعجب
ہے۔ کیونکہ وحشی فوج رات دن ان کی تاک مین
لگے رہے۔ کئی دفعہ سازشین بھی کین۔ سرنگین
تیار کرلین۔ صرف موقعہ دیکہکے اوڑا دینے کی دیر
تھی۔ مگر وہ جو کہتے ہین جسکو خدا رکہے ... پر وار کیا
چلے۔ کبہی تو لارڈ رابرٹس کو جاسوسون نے ...
بچا دی۔ اور کبہی یہ خود ان لوگون کے تیور
تاڑ گئے۔ کہ نیت بد ہے۔ جہٹ پٹ اوسی معاملہ
کی ادھیڑ بن کرلی اور باغیون کا پتہ لگا لیا۔
غرض یہ ہے کہ لارڈ رابرٹس بہادر ان موذیون کی
فتنہ انگیزی سے بال بال بچگئے۔ اور صابن کا تار
کیطرح وہان سے نکل آئے۔ نافہم لوگ تو ... اپنے
دل مین خیال کرتے ہونگے کہ لارڈ رابرٹس اب
کیا آئینگے۔ اب وہ آنکھین کہولکر دیکھین۔
کہ لارڈ رابرٹس چل پڑے۔ اب لندن چھکر دہوم
دہام کے جلسے دیکہینگے۔ نامہ دلت نے اپنے ولایتی نامہ نگار
کو لکہا کہ وہ بچشم خود لارڈ رابرٹس کی زیارت
کرے۔ اور انکا حلیہ لکھے۔ اور وہان کے جلسہ
کی کیفیت مفصل لکہے۔ تاکہ ہمکو اور ناظرین کو
اور بہی خوشی حاصل ہو۔ اب رہی یہ بات کہ لارڈ رابرٹس
پوری فتح حاصل کرنے پہلے ڈچون کو نیست و نابود کرنے
کے پہلے کیون چل پڑے ... پہر لارڈ رابرٹس
کی روانگی جو معنی وارد ہے اسکے معنی یہ ہین کہ لارڈ رابرٹس
نے تو دشمن سرکوبی کر ہی ... ایک فقرہ ... سب ہم بجود

حکم کیا بلا ہی

بعض یورپین حکومت کے متوالے جامے سے باہر ہی ہوگئے تھے گورنمنٹ عالیہ منصفانہ جنبوتی سے اب سب کی آنکھین کھولدین۔ فرمانروا ہمارے وایسرائے بہادر کو ہمیشہ سلامت اور ہندوستان ہی مین قایم رکھے کہ انکی بیدار مغزی اور نیک نیتی نے رعایا کا دل انکے ہاتھون بڑھا دیا۔ اور اس بات کا کامل یقین کرا دیا کہ گورنمنٹ حکومتی معاملات مین اپنی قوم کی طرفداری نہین کرتی۔ حضور وایسرائے کی نیک نیتی کی وجہ سے اور سب بڑے افسرون کا رنگ بدل گیا۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر تو پہلے ہی سے ایسے معاملات پر بہت غور کی نگاہ ڈالتے تھے۔ اب انکی نگاہ سو نہین سہاگہ کا کام دینے لگی۔ لکھنؤ کے کوتوال کا معاملہ تو سبکو معلوم ہی ہے کہ اوسنے لاکھہ زور لگایا۔ اور عدالت نے بھی اوسکو الگ نکالدیا۔ مگر گورنمنٹ نے کہا کہ بچ جانا کہان ہے۔ پہر پہر اپنی خاص تحریک سے مقدمہ چلوایا۔ جسکی وجہ سے وہ شکنجہ مین پہنس ہی گیا۔ خیر وہ تو پہنسا ہی تھا ایک صاحب بہادر بھی اس مقدمہ کے اثر مین دب گئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر شیر ناٹی کوتوال کی بڑی طرفداری کی تھی اسکی اکثر بیجا کارروائیون کو رو وکیت کے گھمنڈ مین اپنے سر لیلیا۔ اُن کارروائیون مین ایک یہ تھی کہ کوتوال نے کسی موقع پرمنہی گرم کرنیکے لئے لکھنؤ کے چند معززین کو نظربند ہی کے شکنجہ مین جکڑ دیا۔ اس مقدمہ کے دوران مین اسکا بھی ذکر ہوا مسٹر شیر صاحب نے بوجہ ہمدردی کے کوتوال کو اس الزام سے صاف بری کر دیا۔ بر سر عدالت کہا کہ کوتوال نے جو کچھ کیا ہمارے حکم سے کیا۔ کسی [illegible]

ہماری عزت ہماراہی سر

وحشی فوج بھی عجب بلے ہوتے ہین۔ اب انکے بارے نہ تو گورباز و در را۔ نہ توپین ہین نہ خواہ مخواہ بھی ہتہیار دیتے پہرتے ہین۔ بقول شخصے مرنیکو جی کفن کا ٹوٹا۔ وہ اب اسی تاک مین لگے رہتے ہین کہ برٹش فوجکے ہتہیار جیسے پڑ جائین تو انہی سے ذبح کر لین۔ چنانچہ ایک موقع پر ہماری فوج کی ذرا نگاہ چوک گئی۔ اور وہ دبلے پاؤن چڑہائی کر بیٹھے۔ ۵۰۰۰ فوج تھے۔ وہ یکایک ریلا کرکے تو غرب سے ڈیونس فراپ کے اندر بلکہ بیچون بیچ داخل ہوگئے۔ اُس مورچے پر ہماری توپین بھی بہت سی تہین۔ اور بڑی اعلی اعلی درجہ کی تہین۔ اُن ظالمون نے اونہی توپون سے فیر او ڈالے شروع کر دئے۔ خوب گولے بارود کا ستیاناس کیا۔ مثل مشہور ہے مال مفت دل بیرحم۔ انہون نے سوچا کہ گولے ٹھکانے نہ پڑین تو بلا سے گولہ بارود تو ٹھکانے لگ جائیگا۔ غرض انھون نے تمام میدان کو دہوان دہار کر دیا۔ اس مقام کی رہائی کے لئے ہماری طرف سے ایکہزار چار سو بہادر چہوٹے۔ گو کہ مقابلہ کی تعداد دینہ ایکہزار ایک سو کم تہے مگر شجاعت کے جوش مین فرّاٹے بہرتے ہوئے اودہر چلے گئے لیکن افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ وقت پر نہ پہونچ سکے۔ مگر ایسے بیوقت بھی نہین پہنچے جو کھیت چڑیان چُگ گئین اب پچھتائے کیا ہوت والا معاملہ ہو جاتا۔ ہماری بہادر فوج کی خوشبو جو وحشیون کی ناک مین پہونچی تو کان پکڑنے لیلے مجلے جیسے گوگل کی دہونی سے بہتنا بہاگتا ہے اونکے سامنے کی ہر گاڑیان ہمارے ہاتھ لگ گئین اور اونکے کھینچنے کیلئے [illegible] بھی لیلے اور چاہئے کیا۔

پیچ کہین بلی تو بلی ہی ہی

پہلے تو جرمن اسبات پر اڑا ہوا تھا کہ شہزادگان چین کو سزائے موت ہی دیجائے۔ اور اسکا اصرار کی زیادہ تر یہ وجہ تہی کہ اوسکا سفیر مارا گیا سلطنت چین نے اوس بے رحم کی بہت التجا کی مگر اوسنے ایک نہ سُنی۔ لیکن امریکا نے جواب چین کی طرفداری مین اعلان شایع کیا کہ چین کی جو کچھ بربادی ہو چکی ہے ہی اوسکو کافی سزا ہے اون شہزادون اور افسرون کو سزائے موت کی کوئی ضرورت نہین۔ فرانس جاپان روس نے بہی ہان مین ہان ملائی تو جرمن نے بھی کہدیا کہ پیچ کہین بلی تو بلی ہی ہی۔ اب دیکھین برٹش گورنمنٹ کیا کہتی ہے اگر اسنے اپنی ہٹ چہوڑی تو بڑی پیچیدگی واقع ہو جائیگی کیونکہ اون سبکے مقابلہ مین اسکی اکیلی کیسے قایم رہسکتی ہے۔ اور اگر یہ قایم رکھنا چاہیگی تو اور سلطنتین اس سے الگ ہوکر چین سے کہدینگی کہ تجہ سے جہگڑا جائے تو بہگت لے۔ پہر گویا مستقل اکھاڑا بندہ جائیگا۔ گو کہ چینی پامال ہوگئے ہین۔ مگر وہ اپنے شہزادون کو بچانے کے لئے ضرور جان پر کہیل جائینگے چنانچہ اونہون نے آخر مین اپنی جانبازی کا نمونہ دکہا ہی دیا کہ جرمنی فوج اونکو دبانے چلی جاتی تہی اونھون نے جو جان سے ہاتھ دہو ڈالا گیا۔ تو جرمنی فوج چراغپا ہوگئی۔ غالباً اسی شکست سے جرمن کو بھی اپنی رائے بدلنی پڑی ہم اس معاملہ پر جہان تک غور کرتے ہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ بھی [illegible] مطابق ہاتھ اوٹھائیگی کیونکہ رحمدلی و سنجیدہ مزاجی ساتہ ہانچ کی خون کی یہ بزار ونکا خون بہانا [illegible] کریگی۔ اگرچہ بھی اپنی سلطنتون کی ہمزبان ہوگئی تو [illegible]

پہلے ہی خم مان گئے

مسٹر تیلک کی نسبت جو لندن کے ایک اخبار گلوب نامے نے ہتک آمیز مضمون شایع کیا تھا اوسپر مسٹر تیلک نے مقدمہ چلانیکی ٹھان لی۔ اور کمیشن ولایت کو روانہ کر دیا۔ اوس کے پہنچنے پر اخبار گلوب نے بہت اکڑ فون کی اور طرح طرح کی بھبکین نکالین۔ مسٹر تیلک نے سب پوری کین۔ اور مقدمہ چلنے کی ٹھہر گئی۔ اخبار گلوب نے ثبوت بہم پہنچانے کے لئے تین ماہ کی مدت مانگی وہ دیدی گئی۔ اوسنے یہ عذر کیا تھا کہ میری طرف سے کمیشن بھیجا جائیگا۔ اور شہادتین بہم پہنچائیگا۔ غرض اوس وقت تو اوسنے ہر طرح مستعدی ظاہر کی۔ مگر اب سنا ہو کہ صاحب بہادر ڈھیلے پڑ گئے پہلے تو اونہون نے یہ خیال کیا ہوگا کہ دیسی آدمی ہے وہ چار بھبکیون مین اوسکی نبضین ٹھنڈی پڑ جائینگی۔ اسلئے اخبار گلوب کے اڈیٹر نے پہلے بہت کچھ اوڑان گھائیان بتائین۔ اور مقابلہ کیلئے آستینین چڑھا کے کمر کسلی۔ مگر جب دیکھا کہ یہ کالی چمڑی والا تو بلا ہو کے لپٹ گیا۔ تو بیر گھبرائے۔ اور عاقبت اندیشی سے کام لیا۔ اب وہ چاہتے ہین کہ معاملہ یون ہی فیصل بلکہ رفع دفع ہو جائے تو اچھا ہے۔ اب غالبا وہ معافی مانگینگے اور کل خرچہ دینے کو بھی مستعد ہو جائینگے

اگر اسوقت کوئی ہندوستانی ہوتا تو یقینا جان لڑا دیتا۔ گھر کی اینٹ اینٹ کر کے بیچ ڈالتا مرد میدان بنا رہتا۔ یہ یورپین تعلیم و تہذیب کا اثر ہے کہ صاحب بہادر جب دیکھتے ہین کہ ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے بھی

روس بھی عجب مسخرا ہے

بعض خود پسندون کی یہ عادت ہوتی ہے کہ ہر بات مین اپنی ٹانگ سب سے اونچی ہی رکھتے ہین۔ امریکا نے جو چین کی طرفداری مین اعلان شایع کیا اس سے پیشتر ہی روس خان چین پر مہربان ہو گئے تھے۔ یہان تک کہ اپنی فوجین بھی پیکن سے ہٹا لین۔ اور سب سے پہلے یہ کہا۔ تم جانو تمہارا کام اور امریکا کو اعلان کے بعد بھی وہ اپنے عہد پر قایم رہا اور امریکا کا ساتھ دیا۔ اسیطرح سے فرانس و جاپان نے بھی امریکا کا ساتھ دیا۔ اور جب ان سبکا زور پڑا تو جرمن نے اپنی ہٹ چھوڑ دی۔ اب تو صرف برٹش کی رضامندی رہگئی تھی وہ بھی پوری ہو جاتی لیکن اب خرابی واقع ہو گئی کہ روس خان کی رگ چڑھ گئی۔ وہ ان سب سے فرنٹ ہو گئے۔ کہتے ہین کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے لیکن شہزادون کو پھانسی دیا جائے۔ یہ عجب معاملہ ہے کہ روس خان پہلے تو راضی ہو گئے۔ مگر اب کہتے ہین کہ نہین ہم جبھی مانینگے کہ تمام شہزادون کو پھانسی پر لٹکا دیا جائیگا۔ ان بیہودہ باتون سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ روس کو خود ہی چین کا فیصلہ کرنا منظور نہین۔ اور اسی جھگڑے کے بڑھانے سے اوس کا مطلب یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ جنگ ٹرانسوال اور جنگ چین ہی کی فکرون مین غلطان پیچان رہے سو غالبا اوسکا کوئی خاص مقصد ہوگا۔ انگریزی اخبارات مین پہلا اسکی بابت بحث ہو بھی چکی ہے ایک اخبار نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ روس برٹش گورنمنٹ کو ان معاملات مین الجھا کر سرحدی طاقت

جنرل ڈیویٹ آدمی ہے کہ دیو

تعجب کی بات ہے کہ لارڈ رابرٹس کی روانگی کی خبرون کے ساتھ ہم یہ سن رہے ہین۔ کہ جنگ جنوبی افریقہ کیلئے اور فوج کی ضرورت ہے اور فوج بھی کیسی۔ گھوڑ چڑھی۔ اور ضرورت بھی کیسی سخت۔ اور وہ بھی کس لئے۔ صرف ایک جنرل ڈیویٹ کی گرفتاری کے لئے۔ لاحول ولاقوۃ۔ جنرل ڈیویٹ آخر تو آدمی ہی ہے۔ کچھ دیو تو نہین۔ کہ وہ موجودہ برٹش فوج کے قابو مین نہین ہو سکتا۔ اور جسکی گرفتاری کے لئے یہ درخواست کی گئی کہ اگر جنرل ڈیویٹ کو گرفتار کرانا منظور ہے تو اور سوار جیسے پہلے جو پیدل اور سوارون کی کمپنین کی کمپنین روانہ کی گئین۔ کیا امانت کے کھاتہ مین ڈال دی گئین۔ جو اور فوج مانگی جا رہی ہے۔ اگر یہ غرض ہے کہ اس فوج کو لڑتے لڑتے عرصہ گذر گیا ہے۔ کچھ دن کے لئے آرام دینا چاہئے تو اور کسی بہانے سے فوج طلب کی ہوتی یہ درخواست تو بڑی شرمناک بلکہ کانشنس ناک ہے کہ اگر جنرل ڈیویٹ کو گرفتار کرانا منظور ہو تو اور فوج بھیجو۔ جب ہماری ..... وہ ہماری فوج نے جنرل کرونجی کو معہ ۵ ہزار سپاہیون کے زندہ گرفتار کر لیا۔ تو جنرل ڈیویٹ کی کیا حقیقت ہے۔ ۳ لاکھ فوج مین سے کیا اب (خدانخواستہ) ہماری ۵۰ ہزار فوج بھی وہان نہین رہی۔ فوج بہتیری ہے گولہ بارود بھی بہتیرا ہے۔ افسر بھی کافی ہین۔ صرف اشارہ کی دیر ہے۔ مگر اب اشارہ کرے تو کون۔ لارڈ رابرٹس کی اشارہ بازیان کام دیتی تھین سو تو اب وہان سے سدھار ہی گئے۔ وہ فوج کرانی حکمت

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	کیفیت
چند مستورات	پرتاپ گڈھ	للعہ	[illegible] حکیم [illegible]
سید ظفر امام صاحب	پٹنہ	[illegible]	
[illegible] اللہ صاحب	جہانگیر (مونگیر)	[illegible]	
[illegible] شیخ عبد الحی صاحب	کلکتہ	[illegible]	جنرل ایجنٹ پیسہ اخبار
عبد الرزاق صاحب سوداگر	[illegible] (لکھنؤ)	[illegible]	
محمد امیر خان [illegible]	بھوپال	[illegible]	
مرزا اشتیاق حسین صاحب	آگرہ	[illegible]	
[illegible] حسین صاحب مختار	آگرہ	عہ	مرزا اشتیاق حسین صاحب
قاضی مصلح الدین صاحب سب انسپکٹر آبکاری	نظام پور (خاندیش)	[illegible]	
منشی نور خان صاحب	ساگری //	[illegible]	قاضی مصلح الدین صاحب (بحرہ پیسہ اخبار)
شیخ محی الدین صاحب	نواپورہ //	[illegible]	
پیر خان صاحب	پیپل نار //	[illegible]	//
محمد حسن صاحب فارسٹر	//	[illegible]	//
[illegible] بیگ صاحب	نظام پور //	[illegible]	//
[illegible] شیخ کریم صاحب	// //	[illegible]	//
محمد صاحب کانسٹبل	// //	عہ	//
[illegible] خان صاحب کانسٹبل	// //	عہ	//
میان [illegible] صاحب کانسٹبل	// //	عہ	//
[illegible] خان صاحب	// //	عہ	//
[illegible] خان صاحب	// //	عہ	//
[illegible] خان صاحب ولایتی	// //	عہ	//
[illegible] بیگ صاحب	// //	عہ	//
[illegible] صاحب پیرزادہ	پیپل نار //	عہ	//
[illegible] صاحب [illegible] اللہ	// //	عہ	//

تھوڑی ہی کسر باقی ہے

نام	مقام	رقم	کیفیت
محمد [illegible] صاحب	چھاؤنی [illegible]	عہ	قاضی مصلح الدین صاحب سب انسپکٹر آبکاری
شیخ داؤد صاحب	// //	عہ	//
نور محمد صاحب	// //	عہ	//
شیخ وزیر صاحب	// //	عہ	//
شیخ عبداللہ صاحب سپاہی	// //	عہ	//
شیخ محمد صاحب سپاہی	ساگری //	عہ	//
شیخ احمد صاحب سپاہی	// //	عہ	//

میزان	[illegible]
رقم سابقہ	[illegible]
میزان کل	[illegible]

ان حضرات کے ہم بہت مشکور ہیں کہ جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں چندہ کی بھیجکر [illegible] کی مقدار قریب الاختتام پہنچا دی۔ اب صرف [illegible] روپے کی کسر رہ گئی ہے یقیناً اس ہفتہ میں خدا کے فضل سے پوری ہو جائیگی۔ اور انشاء اللہ تعالی یہ رقم دسمبر کے آخر تک روانہ بھی کر دیجائیگی۔ اور غالباً آج تک نام بنام رسیدیں بھی آ جائیں گی جو درج رسالہ کی جائینگی جب آئینگی۔ بالفعل ہم ہمارے سنجیدہ ناظرین رسالہ کی ایسی تدبیر چاہتے ہیں کہ جسکی وجہ سے چندہ دہندگان کو فی الفور اطمینان کلی ہو جائے۔ ہمکو بہت [illegible] کو [illegible] کا کامل یقین کر لیں تاکہ ہر [illegible] کی سنجیدگی کے بار بھی الزام [illegible] آگے یا قسمت نصیب

برسوں بعد شمشیر زنی زور کیا

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ہندوستان ولایت نشان پر گورنمنٹ انگلستان کو قابض ہوئے برسوں گذر گئے اس عرصہ میں جس قدر لارڈ آئے جس قدر گورنر آئے اور ان میں گو بہتیرے مرد میدان بھی تھے شجاعت انکی مونچھوں سے ٹپکی پڑتی تھی۔ مادری حکومت کی طرح انہوں نے اپنی مدت گذاری۔ لیکن کسی کو کبھی یہ خیال نہ آیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے ہندوستان کو بزور شمشیر فتح کیا ہے اور اگر آیا بھی ہو تو دل ہی میں آ کے رہ گیا۔ مجذوب کی بڑ جسے کسی نے سر مجلس نہیں پکارا یا تو وہ حقیقت حال پر غور کر کے خاموش رہتے ہوں یا دلیسیوں کی خستہ حالت پر نظر ڈال کے یہ خیال کرتے ہوں کہ خواہ مخواہ بھی کیوں انکے گھاؤ کو تازہ کیا جائے غرض اسبارے میں کسی نے کبھی منہ نہ کھولا۔ گو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ کی شجاعت و ہمت کے اظہار کی اب کیا ضرورت پڑ گئی جو بعض بعض حاکم جوش میں آ کے پکار اٹھتے ہیں کہ گورنمنٹ نے ہندوستان کو بزور شمشیر فتح کیا۔ چنانچہ پچھلے سال ایک ڈپٹی صاحب بہادر نے اپنی اسپیچ میں یہی گل افشانی کی تھی جو [illegible] آ کے بہت کچھ کہہ گئے تھے جسکا [illegible] تک اخباروں میں اثر رہا۔ اب سر [illegible] جوش [illegible] وہ مدراس کے نئے گورنر ہو کے آنے والے ہیں۔ انہوں نے ایک الوداعی پارٹی میں یہ کہہ کے اپنی لیاقت و معلومات اور جوش و خروش کا نمونہ دکھا دیا کہ گورنمنٹ نے ہندوستان کو بزور شمشیر فتح کیا ہم اسکو زور انصاف قابو رکھیں گے۔ یہ فقرہ ذو معنی ہے اگر زور شمشیر اور زور انصاف کا مقابلہ کیا جائے تو یہ معنی نکلیں گے کہ گورنمنٹ نے ہندوستان کو سراسر ناانصافی اور ہٹ دھرمی سے لیا۔ اور یہ بالکل بجا ہے [illegible] اور [illegible] سے معنی لئے جائیں تو وہ ظاہر بلکہ اظہر من الشمس ہے [illegible] ہندوستان کا بچہ بچہ گورنمنٹ کی شمشیر کا لوہا مانے ہوئے ہے اسکے اظہار کی ضرورت [illegible]

معرکہ آرائی

دعاؤنکا اثر

گئی خلق مین تمامی وہ عہد کی لن ترانی
نہ وہ پھر ہی رباب نہ ہے غم کی کچھ کہانی
ہوئے عہد وستے تم اور پھر ہوئی اپنی زندگانی
ہوئے سارے دوست شادان ہوئی دشمن کی شکستجانی
دلہ الحمد نا گشش آمد چو ستارۂ یمانی

مین اپنے شوخ مزاج کے قربان جسپر صدقہ ہزار ہا معشوقان بازاری کی جان۔ آج طبیعت کی جولانی کی بابت کیا عرض کرون۔ ہرچند کیفیت قلم کی روک تھام کرتا ہون۔ مگر تو کہین وہ رُکتا ہے۔ قلم کا قول ہے کہ مین آج اس میدان کا فرید مضمون کی ریل پیل عنبر فشان کرکے دم لونگا۔ ہاتھ کہتا ہے کہ آج مین بھی اپنے بازوؤن والے ہتھکنڈے بھی دکھائے بغیر نہ مانونگا۔ بھئی کیا کشمکش مین جان مبتلا ہے۔ دوسری طرف یہ ہے کہ خوف دشمن کی بیچارگی اور دلاؤ کی تصویر آنکھون کے سامنے آکر یہ شعر سُنا تی ہے ؎

یا بکا پاس نزاکت دل ناشاد ہے
نالہ گھبرا ہوا سینہ مین ہی فریاد ہے

اس حدت طبیعت کا زور قلم کی تیزی مضمون کی ریل پیل عبارت کا شوق۔ چلبلاہٹ کا نخرا۔ نکتہ دشمنون کے اندازِ افسردہ دل کا جوش۔ ایک پیاری بندش کیساتھ سپنے زمانے معشوقون سے پیش کرنے والا ہون مجھی نشتکے میرے قلم کو چوم تلو تو تمام نہین۔ بڑی بڑی ہو نہ مہرون کا ازار بند ڈھیلا ہو جائیگا۔ اور شوخ مزاج حسن پرستون کا تو ضرور ہی موا نگوڑ خراب ہوگا۔ اور اپنے دودون کے عمدہ نتائج مری کی طرح پھول جائینگے۔ بیا شہزادہ تو مجوون میہی کا لطف دکھائے۔ تالہ کی پر ہیزگاری مین تازہ روح پھنک جائے کسن معشوقون کیلئے سونے مین سہاگہ ہو عاشقون کے دو دسر کو صندل کا کام دے۔ کیمیاگر دن کی ایک آنچ کی کسر پوری کرے۔ یار بیتاب تو ضرور ہو گئے ہونگے کہ وہ چیز کہان ہے۔ اور طول کلام سے ضرور پریشانی بڑھ رہی ہوگی مگر ساتھ اسکے آرزو بھی لوٹے لوٹے کر رہے چونکا دیتی ہوگی۔ تو سُنو اور کان لگا کر سُنو۔ اب وہ بات ہونٹون تک آگئی۔

بھئی کھو تمنے تو ناک مین دم کردیا ہے ابھی تو جناب سیف صاحب تشریف لیگئے ہین کس کشمکش سے پیچھا چُھٹا ہے۔ سوا پانسو آدمی بہت پڑھا کے تڑپ گئے۔ اب آپ خاص میان کی طرح لپٹ گئے ہین کہ صورت سے پیچھا ہی نہین چھوڑتے۔ اگر آپ کی بھی کچھ جینے ہو تو ارشاد کیجئے کہ تدبر کیا کرنے۔ حضرت میں نہ کچھ نہین مگر آپ اپنے پانچ منٹ مجھکو عنایت فرمایئے۔ اچھا آپ پندرہ منٹ لیلین مگر کہہ تو ڈالو۔ ہان ہان تو سُنو۔ اور وجد کیجو تو اور سے کیا کہتے ہین۔ خدا تمہین نیکی دے کیا نام ہے لاحول ولا قوۃ بات ہے کہ کوئی اسپیشل ٹرین ہے کہ کہین رُکتی ہی نہین۔ خدا کیلئے کہہ ڈالو خیر تو سُنو۔ اور کان لگا کر سُنو دیکھو وہ مین ہان سچ تو یہ ہے کہ مین رامپور کے شریف گردی پر ایک مبارک دینے والا ہون۔ واہ واہ واہ

برین عقل و دانش بباید گریست

لے میان ہم تمہین ایک بڑی بات بتائین جس سے کچھ مبلغ علیہ السلام کے ہاتھ آ نیکی بھی تو آتی ہے وہ کیا؟ وہ یہ کہ تم بھی ایک مضمون مبارکباد پر لکھو کہ ہمارے والی ملک جناب نواب محمد حامد علی خان صاحب بہادر والی ریاست رامپور دام اقبالہم کے ہان بیٹا پیدا ہوا۔ تائین بھی کب اور کونسے محل سے۔ ابھی گو دن کا عرصہ ہوا۔ یہ تو مین نہین کہہ سکتا کہ کون سے محل سے ہوا گر ہوا۔ واہ بہو خوب اچھی گپ اڑائی۔ بھئی گپ نہین ہے۔ بہت ٹھیک بات ہے۔ اچھا تو محل بتاؤ۔ اسکی تحقیق مجھکو نہین جب آپکو تحقیق نہین تو آپنے مجھکو مسخرا تصور کیا جو فضول بات بیان کرتے ہو۔ بخدا مین سچ کہتا ہون کہ ہوا۔ اور خدا اسکی عمر مین برکت کرے۔ سُننے مین کہ بالکل نواب صاحب کی صورت ہو۔

اچھا پھر اس جشن مین کیا ہوگا۔ وہی جو ہونا چاہئے۔ یعنے ہزارون غریب امیر ہو جائینگے لاکھون کی میراثی تنخواہین مقرر ہو جائینگی۔ ہزارون طلبہ یاقوت خیرات کئے جائینگے مجلس بزم کا سارنگی رنگ چارون طرف چھاجائیگا دلیس ویس کے آدمی مبارکباد یان سُنا کر انعام پائینگے۔ دشمنون کی تنا رین رین سب رکھی رہجائینگی۔ خدا اس نخل امید کو ہمیشہ پھولتا پھلتا رکھے۔ اور ہمیشہ اس کے سر پر ستار کا سایہ رہے۔ یعنے سچ پوچھو تو یہ میری دعا کا اثر ہے۔ اور ابھی ایک مرتبہ پایۂ قبولیت تک پہنچ گئی۔ مگر کچھ دب دبا کر تذکیر سے تانیث ہوگئی تھی۔ ہان ابکی دفعہ اسکی کسر نکل گئی کیون حضرت اس انعام کے سب حق مجھکو دینا چاہئے۔ مگر دیکھو کیا ملتا ہے۔ ظلم تو یہ ہے کہ زمانہ انعامات کی ڈومنیان مالک سرکاری انعام ہضم ڈالینگا حصہ اگر انسے کچھ بچ رہا تو یار دگرون کا حصہ بھی ہو جائیگا۔ خیر ایک مبارکباد مین بھی ناچ کو دکر تال سم سے سُناتا ہون۔ خدا راست لائے۔

وَھُوَ ھٰذا

مبارکباد

رت متوالی نئی گہٹا ہے | ساقی اپنا ہوش رُبا ہے
رنگ ا تو کہا خوب جما ہے | شاہد گل بے دلہا بنا ہے
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

جلو بانڈی خوب دریائین | خوش ہو کر رنگ جمائین
کود پہاند کر منگل گادین | اور ادہر کچھ اور سنائین
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

رت برکہا کی آئی نرالی | خوب گہٹا چہائی متوالی
دیکہو وہ اوہی گیسوون والے | پیاری ہو ہر ایک مست کالے
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

اوجیہ متوالے ساقی | آج پلادو جو ہو باقی
باقی جو بہی تو نے کیا کی | خوب چہکادی اچہی ساقی
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

شہر مین ہے اندر کا اکہاڑا | جس کو جاہا جبکا بچہاڑا
دشمن کا گہر بار بگاڑا | جبکا چاہا گہولو تاڑا
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

دن دن دن دن بڑہی چلتی | دشمن کی کب دال ہے گلتی
عطر صبا ہر سو ہے ملتی | آئی قضا جو ہے ٹلتی
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

قلعہ معلی پر ہے جوبن | ہر گل رعنا پہرتا ہے بن ٹہن
بہانڈ بہگتوی رنڈی گنجن | خوب ہین نکہرے بلبل اور چمن
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

شہر مین ہر سمت خوشی ہے | کیا ہی مزے کی جلوہ گری ہے
ہر سو ناچتی سبز پری ہے | سعدہ پرت سے گرد بہری ہے
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

جہم جہم کرتی پریان آئین | قاف سے تحفہ نذر کو لائین
نٹ ست جہم جہم خوش بان گائین | دشمن سب بیزار ہین کہائین
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

صاحب کی سرکار بڑی ہے | دولت باندی ہاتہ جوڑے کہڑی ہے
نرگس کی ہی آنکہ بڑی ہے | شاہی بادل دوچند جہڑی ہے
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

رہوین یہ سرکار سلامت | دوست ہوویں تا بقیامت
دشمن کی آجاوے شامت | ہر دم ہو نواب کو راحت
کیا ہی مزیکار رنگ جما ہے

دنیا نام ہے رانا مہر لیکن یہ کہہ دینا
جسے تم ہوئے سے بیٹہے ہو تمہین وہ یاد کرتا ہے
(چالاک و طرار ۔ سچا نامہ نگار)

قابل توجہ پنجابیان

(اٹاوہ مین جلسہ رجبی شریف)

شب معراج کو بڑی شان و شوکت کے ساتہ جلسہ رجبی شریف مسجد پنجابیان مین ہوا جس کے دروازہ پر جہنڈیان لگائی گئین جنپر ہلال سلطانی اُڑ رہا تہا مسجد کو طرح طرح کے ظروف اور کتبون سے مزین کیا تہا دیوارون پر مکہ معظمہ مدینہ منورہ کربلا معلی نجف اشرف بغداد شریف بیت المقدس کے نقشے اچہی طرح سے آویزان تہے دروازون مین جابجا ہانگ لیمپ روشن تہے صحن مین ایک عالیشان شامیانہ لگایا گیا تہا جسمین ہانڈیان اور فانوس لٹکائے گئے تہے روشنی اس غضب کی ہوئی تہی کہ دن معلوم ہوتا تہا واللہ وہ سمان آنکہون کے سامنے پہر جاتا ہے جب کہ معراج شریف کا بیان کیا گیا تہا سامعین پر عجب خاموشی طاری تہی صرف کبہی کبہی سبحان اللہ سبحان اللہ کی آوازین اوس سناٹے مین گونج کر سامعین کو ہوشیار اور متوجہ کر دیتی تہین ۔ یہ صرف ہمارے مولانا شفیع احمد البخشی الصابری کی کوششون کا نتیجہ ہے جنہون نے اپنی عمر ایسے کامون کیواسطے وقف کر دی ہے

ادہر تو کوئی شخص ایسا نظر نہین آتا جا... کامون کو اس خوبی خوش اسلوبی سے انجام... مولانا صاحب کی خدمت فیض درجت مین ... ہماری گذارش ہے جس کو یقیناً مولانا صاحب ضرور منظور فرماوینگے کیونکہ اونہون نے اپنی زندگی ایسے کامون کیواسطے وقف کر دی ... اور مین اوسکو یقین دلاتا ہون کہ اگر انہون ... اپنی زبان فیض ترجمان سے کام لیا تو یقین ... ہمارے کل اسلامی بہائیون کی آرزو بر آوے گی ... حسب مولانا کی اس جانفشانی پروانہ وار گر ... ہزارون دعائین دینگے اور خدا کے فضل ... ہمارے مولانا کی پنجابیون اور خصوصاً اٹاوہ ... مین بہت آؤ بہگت ہوتی ہے اونکا صرف زبان ... مبارک سے کہہ دینا کافی ہے ۔

ہان اونکے اس کہہ دینے سے پنجابی بہائی ضرور بالضرور اس کار خیر مین شامل ہو... گے کیونکہ کون ایسا پنجابی ہے جس کو رسول عربی سے الفت نہین یہ انہین کی عالی ہمتی کا نتیجہ ہے جو گیارہوین شریف ہر مہینہ مین اس شان و شوکت کے ساتہ ہو جاتی ہے آج ہم جس کار خیر کی تحریک کرتے ہین وہ وہ کام ہے کہ جس سے ہر ایک مسلمان فیض پا سکتا ہے اور یہ وہ کام ہے کہ جس کا خود خلیفۃ المسلمین نے اعلان دیا ہے کہ "ہر ایک مسلمان کو اوس مین شامل ہونا چاہئے" افسوس ہر ایک مسلمان تو اس کار خیر مین شامل ہو رہا ہے مگر ... پنجابی بہائی ہی اس نعمت عظمیٰ سے محروم ... مگر ہم یہ خوب جانتے ہین کہ اب تک حجاز ریلوے کے چندہ کی خبر اونکے کانون تک نہین پہنچی ورنہ پنجابی بہائی تو وہ عالی ہمتی دکہلاتے ... لوگ تماشہ دیکہتے (دیگر خیر اب بہی ...

ہم اسبات کو فخریہ کہتے ہیں کہ ہمارے
پنجابی بھائی خوب دل کھول کر حجاز ریلوے
کا چندہ دیوینگے اور اپنی عالی حوصلگی کا ثبوت
دینگے کیونکہ وہ کونسا پنجابی ہے جو یہ نہیں جانتا
کہ مدینہ شریف اور مکہ معظمہ جو ہمارا دین ایمان ہے
ریلوے سے محفوظ رہے اور حاجیوں کو آسانی
ہو ظالم بدویوں سے لٹ جاتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے پنجابی بھائی
جنکو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی
الفت اور محبت ہوگی وہ ضرور اس نیک کار
خیر میں شامل ہوکر باقیات الصالحات حاصل
کرینگے کیونکہ اوس پیارے نام جو سے کچھ
... سے کے دھیل کی بڑی بات ہے۔ کچھ بھی نہیں
وہ کام ہے کہ جب تک حجاز ریلوے قائم رہیگی
اوسوقت تک ان کو حج کا ثواب ہوگا۔

مجھے یقین ہے کہ مولانا فصیح احمد الچشتی
صاحب بھی ضرور چندہ جمع کرنے میں کوشش
کرینگے اور اس بات کے بھی ثابت کرنے
میں کوشش فرما جاوینگے کہ مولانا نے اپنے
دین کے واسطے اپنی زندگی وقف کردی ہے
مجھے امید ہے کہ مولانا میری اس درخواست
پر ضرور فرماینگے اور ہمارے شہر کے مشہور
تاجر جناب شیخ مقبول الہی صاحب شیخ
نصیرالدین صاحب سوداگر یعقوب صاحب صاحبان
بھی ایک کار خیر میں اپنی عالی ہمتی سے بہت
کچھ شامل ہو جاتے ہیں وہ بھی اس مبارک
کام میں شامل ہوکر اپنی دریا دلی دکھلاوینگے
خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین الہم آمین۔

راقم۔ قوم پر کرتے جو اگر احسان
تو دکھاو کچھ اپنا جوش نہاں
مسلم۔ راست گفتار شوخ نگار۔ آزردہ۔ از آگرہ

اے ناظرین اودھ پنچہادر بھیا!
پنڈتس ۔ منتس ۔ بابتس ۔ دیا!!

پنڈت جی مہاراج رام پشتہ ۔

بالاگر۔ کیوں؟ مہاراج پنچہادر آپ نہان پر
پگڑی تو ضرور ہی ہو گی،، اور صرف پگڑی ہی
نہیں! بلکہ تو بڑا لبا منہ بھی پھلا لیا ہو گا،، اور
اسی صبح بچارے دانہ گھاس بھی چھوڑ دیا
ہوگا،، حالانکہ آپ سے آنہوں گانٹھ گٹھ گبت
ابھی ہوئی اصطبل میں مشہور تھی۔ مگر معلوم
ہوتا ہے آپ اپنی سائیسی کے زعم میں تھے
کہ ہر طرح اور ہر جگہ باگ ڈور پکڑے میرے
پیچھے رہیگا،، آپ کو اگاڑی اور پچھاڑی
سے کچھ مطلب ہی نہ تھا صرف پائجامہ نہ تو یہ
چادر جانے سے آپ کو کام پشت پر لادی اور
چلتے پھرتے نظر آتے بڑے بڑے تجربہ
کار لوگوں کے قول کو آپ نے سنا ہی نہیں جو
فرما گئے ہیں سے نہ ہر جائے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن ۔ اس سے آپ واقف
ہی نہیں رہے بالکل صاحب بہادر سے
بہرے ہیں تو پھر اسکو کیا؟ کیا جائے ۔ کہ
آپ کا کوڑا ۔ اور آپ ہی کا گھوڑا دو چار سے
ملک ۔ آپ کو بنہورا؟ یہ شدنی تھی ہوئی ۔ اور
ہوگی گذشتہ را صلواۃ ۔ لعد آئندہ را احتیاط
کر ڈراسکے سلو یوں بگٹٹ دوڑنے سے
کنفنی بدلے ۔ دو چار ہفتہ پڑے پڑے
اصطبل میں ہی راتب اور بھیلہ اور دانے
اور زونوں کے اسم فاعل کو دعائے خیر سے
یاد فرمائیے ۔ فضول اگر لگے اور کودکے
نہیں ۔ ورنہ بدبو کرنے لگیگا سر پر شہر کی دور

فاصلہ پر جانا پڑے ۔ دیکھئے ۔ نہ آپ کی
بہو سہ والی گاڑی چونگی والے سپاہی
دارا گنج کی چوکی پر روکتے ۔ نہ آپ شمشم
میں بدھ کر صرف کیطرح وہاں اپنی گاڑی
گھسیٹتے جاتے ۔ نہ آپ غصہ میں راکب
کا نیزہ لیکر دوسرے کیطرف گھوماتے ۔ اور
مارتے ۔ نہ چونگی کے وحشی سپاہی آپ کی
سفید عبا اور لانبی چوٹی (ریش) پکڑ کر
میاں کی جوتی میاں کا سر کرتے ۔ نہ آپ کے
اگلے پاؤں میں ضرب لگ تب ہوتا نہ آپ ہاں
سے کوتل آتے ۔ نہ بوقت بھیلا اور راتب کا
معقول انتظام ہوتا تھوڑی ہے اس لانبی
ریچھ اور بجھ پر ۔ اونہوں نے آپ کے ساتھ
احسان کیا ۔ یا نہیں؟ ضرور بالضرور ۔ مگر یہاں
یہ فرمائے کہ انہوں نے آپ کے ساتھ
اچھا سلوک نہیں کیا! دو دن کے بعد مالش کرکے
ہوئی تو دن آپ لنگ نہ کھاتے ۔ مگر اس
برتاؤ کے نہ کرنے سے اوسوقت مارے
غصہ کے آپ کے منہ سے کف تو ضرور ہی
جاری رہا ہوگا! ۔ اور ابھی تک غالباً آپ کا
.... ٹرٹہ گرم ہوگا کیونکہ یہ حرارت بہت ہی
خراب ہوتی ۔ خیر معاف فرمائیے جانے دیجئے
آئندہ اگر پرمیشر نے چاہا تو آپ کی خدمت
پوری طور سے ہوتی رہیگی کیونکہ ۔ آپ کے
ہاتھ پیر کو دیکھ کر سب لوگ وحشی سپاہی جھجکتے
تھے ۔ اور ڈرتے تھے ۔ کہ کہیں آپ منہ
نہ ماریں اب آپکی پشت تنگ وہ دیکھ چکے
اب ہر وقت آپکو تنگ نہ کرینگے ۔ بلکہ روزانہ
نہیں تو گاہے ماہے موسیائی کہلانے میں
لگینگے ۔ کیونکہ نذر تو ہو ہی گئے ہیں ۔ صاحب آپ
کے مخبر سے وہ بیخبر نہ رہینگے ۔ یار باقی صحبت

بانی کے مصداق - مگر اب آپکو بھی لازم ہے کہ قدم بڑھایئے - ورنہ اس تاکا تاکی مین کہین ایک دن سے شاہ اسپ بر الوری بخشید - بادِ صرصر گرد و ادرسید - ہمچنان تیز برو در رفتار کہ شہ اسب لبا قبت رسید والا مضمون نہ ہو جائے زیہار لوگون نے ٹنگری گہیسٹا پڑے اور آپ کی چولانی اور ارنبی مارا ماری کا نتیجہ برا اخر ہوا سے درمیان مین تمہارے سے کے سو زیادہ کیا کہین - جان جلیے جگے جانے والے - مفت تکلیف کیون اوٹہا ئین ہم -

قسم

کہہ گیا ہرن جنون مین کیا - کیا ! پنچ
کچھ تو سمجھے خدا کرے بنٹ ٹ

نظم

مرہی - منٹر - پہٹکار - قیامت نگار

شادی نہ ٹہری یہ کوئی قہرِ خدا ہوا
جیتے جی تو ایسی شادی کیا فائدہ ہوا

بہیا پنچ بہادر بہت آداب کا بندل تسلیم روزانہ دو دون کو غث پٹ کرکے بیرنگ پرسل خدمت کرتا ہون مدتون سے انجانب موافق مصرع ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را اگرچہ وہان رہی تہی مگر نشتا آج ہمارے پرانے شفیق میر تباک علے صاحب جو زمانہ دراز سے علیحدہ تہے لاٹہی ٹیکتے ہوئے آہی دہمکے پہر کیا تہا فوراً گوش بلون دوانت ہاتہ مین چہری منہ مین چرٹ داب لشت کرتا ہوا کچہری شریف کے بیچون بیچ جا ہی پہونچا ایک سے دوسرے اجلاس پر پہرتا پہرتا صاحب جج بہادر کے اجلاس پر جا دہمکا بہیا پنچ واقعی لوگون کی دوڑ نے بالکل غیرت

جاتی رہی جو پیچہا بیکا برقعہ پہینکر سرمیدان چوہدون سے مقدمہ بازی کرتے ہین آپ کے مطبوعہ جون کی پہلی یا دوسرے ہفتہ کے پرچہ مین میان بی بی کے مقدمہ کی ایک تحریر دیکھکر ہم نے سمجہا تہا کہ یہ بیحیائی اور بیشرمستان کی کفرستان مین ہے مگر خیال انجناب علیہ الرحمہ کا بالکل غلط نکلا برخلاف اسکے اون کے اسداح بد کا اثر تمام عالمگیر ہے سنیئے ذرا ناک اے نور کان بیٹھ کر مجہ سے بہی ایک چٹکلے کہانی سن لیجئے اور اپنے اخبار گہر بار کی کسی کونہ مین جگہ دیکر بندہ کو ممنون فرمایئے سوتا سنسار جاگتا پاک پروردگار کہانی اسکی بچی اور کہنے والا سچا باقی سب جہوٹے (سچا پنچ بہادر کے) ایک شہر کے اندر کے بیچ میان کے بیچون بیچ مین دو میان بی بی اور ایک اونچی لڑکی تہی مگر میان بی بی مین ہمیشہ نفاق اور دال جہانی بنا کرتی تہی اتفاقاً ایک روز بی بی اپنی لڑکی کو ساتہ لیکر اپنے عزیز کے یہان کسی تقریب مین شریک ہونے گئین میان کو کسی نے یہ خبر لگادی کہ کل تمہاری لڑکی کا عقد فلان ابن فلان کے ساتہ ہونے والا ہے پہر کیا تہا یہ سنتے ہی تیور بدل گیا میان تو بی بی کے خلاف تہے ہی فوراً جیون پر تاؤ دیکر اوٹھے اور اسیوقت ایک مرد کو ساتہ لیکر اپنی ایک پیاری شاگرد ..... کے ساتہ جس کی تعلیم نئے سے یا نجبر رہیہ ماہوار پر مقرر ہوئے ہین صرف تعلیم علمی نہین بلکہ ہر ہر علم کی بہی تعلیم دیتے ہین اپنی لڑکی کا عقد بہ ولایت خود کردیا حضرت پنچ تو یہ ہے کہ لوگ بہی بڑے بدذات ہوتے ہین یہ خبر اونکی بی بی کو بہی کسی نے اوسی تقریب مین

پہنچادی بس سنتا تہا کہ غارت دی اون کی آنکہون مین تاریک ہوگئی چراغ گل ہوگئی غائب لڑکی تو وہین سے غائب کردیگئی میان نے کچہ روزون تک انتظار کرکے ایک درخواست بحضور جج صاحب بہادر اس مضمون کی دیدی کہ مینے اپنی لڑکی کا عقد اپنے ایک شاگرد کے ساتہ کردیا ہے امیدوار ہون کہ لڑکی ہماری بی بی سے دلوا دیجائے چونکہ اون کی بی بی ایک عالیخاندان عورت ہے خبر پہونچتے ہی گہبراگئی اپنے بہیرے بہائی کو اپنا کفیل دو بنایا میان نے فوراً ہی دوسری درخواست اس مضمون کی پیش کردی کہ ہماری بی بی کو اونکے بہائی نے ورغلان کر ایک دوسرے مکان مین لیجاکر رکہا ہے اور بعض بعض باتین ایسی قسم کی ہین جس کو عدالت مین بیان نہین کرسکتے ہین امیدوار ہون کہ بی بی پر بہی ڈگری دیکر دخل و قبضہ دلوا دیا جائے واہ رے بیرے شہر کیون نہ ہو کیا شرافت ہے کہ جس بی بی کو متہم کرین پہر اوسیکے دخل و قبضہ کی درخواست کرین - بہیا پنچ بہادر مین بہ نظر تحقیر نہین کہتا بلکہ قومی ہمدردی کے ساتہ فہمائش کرتا ہون کہ لڑکی تو بالغ ہوچکی ہے ہے پس جب لڑکی بالغ ہے تو اوسمین ولایت کی ضرورت نہین بہتر ہے اب بہی مقدمہ بازی سے باز آیئے اور ذلت عدالت سے بچیئے ورنہ برسات والے مینڈکون کی نقل جیسا کہ تہی اونکی زمین مینڈک جہنکر اوپر والا کہتا ہے ذوق شوق اوس سے نیچے والا کہتا ہے چہ غم سب کے نیچے والا کہتا ہے واہ تمہے تو ہم یہ سمجہ بیٹہا ہو تو عجب نہین بہر حال اگر دنیا قائم رہی اور ماہ دولت بہی زمین پر اور مچے

رہے تو آئندہ دیدہ خواہد شد۔ فقط۔

ا۔ل۔ن از پٹنہ

قصبہ جلال آباد ضلع مظفر نگر ممالک مغربی شمالی

جناب من۔ تسلیم۔ مزاج شریف۔ قصبہ جلال آباد سے مختصر کیفیت بذریعہ چند سطور ارسال خدمت کر کے التماس ہے کہ اپنے معزز پرچہ میں جگہ دیجئے۔ اور نیاز مند کو ممنون فرمائیے۔ یہ قصبہ جلال آباد بعہد سلطنت جہانگیر شاہ بادشاہ دہلی نواب جلال خاں صاحب بخشی الملک نے اپنے نام سے قائم کیا جس کو آج تین سو برس سے زیادہ زمانہ گذر چکا ہے۔ نواب صاحب ممدوح نے معہ اپنے دیگر برادران قوم کے کہ وہ بھی بڑے معزز اور ممتاز عہدوں پر مامور تھے نہایت خیر خواہی اور نمک حلالی سے خدمات متعلقہ انجام دیں جس کے صلہ میں علاوہ بیش قیمت خلعت ہائے فاخرہ اور دیہات زمینداری کے خاص قصبہ جلال آباد خان موصوف کی اولاد کو نسلاً بعد نسلاً بطناً بعد بطناً بروئے فرمان شاہی معافی دوام عطا ہوا جس کو شاہان مابعد نے بھی جائز اور برقرار رکھا چنانچہ آج تک یہ قصبہ معافی دوام نواب صاحب مرحوم کے اولاد کے قبضہ میں چلا آتا ہے۔ جو اعزاز اور رتبہ شاہی وقت سے اس خاندان کو عطا ہوا تھا اس کا لحاظ اور پاس اب تک عاملین سرکار ملکۂ انگلستان و قیصر ہند کے افسران انگریزی حکام وقت فرماتے ہیں اور ہر طرح اس خاندان کی پرورش پیش نظر رہی ہے۔ تعلیم (خواہ عربی خواہ انگریزی کسی قسم کی ہو) فی زمانہ مسلمانوں اور خصوصاً پٹھان قوم سے قریب قریب زائل ہو گئی ہے۔ رسومات مروجہ قدیم زمانہ کے منجملہ اخراجات بموقعہ میت نہایت بیجا اور بالکل فضول خلاف شرع رائج تھے کہ جسکا یہ نتیجہ نکلتا کہ بعض اموات پے در پے ہو جانے کے باعث اہل میت مقروض ہو جاتا تھا اور اس کو اپنی اراضی بیچکر قرض ادا کرنا پڑتا تھا یا قرضخواہ نالش کر کے اراضی نیلام کرا لیتا تھا۔ اس طرح اکثر شرفا خاندان بالکل تباہ اور برباد ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالے کا شکر ہے کہ ہمارے قوم کے بزرگوں کو اخراجات بیجا کے انسداد کا اب کثیر نقصان اور بیجا کا خیال پیدا ہوا اور ایک جلسہ عام برادری میں جس قدر کہ رسوم اخراجات ناروا و بیجا و خلاف شرع بموقعہ میت ہوا کرتی تھیں قطعی موقوف و مسدود کی گئیں اور جو رسومات مطابق شریعت ہیں وہ قائم رکھی گئی ہیں جس کی وجہ سے آئندہ کے لئے بربادی و تباہی قوم رک گئی ہے میں اس نیک تجویز کے محرک و خیر اندیش و لائق فائق حافظ محمد ابراہیم خان صاحب زمیندار معافیدار قصبہ جلال آباد کا نہایت شکر گذار ہوں اور ان اصحاب کا شکریہ ادا کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ جنہوں نے باتفاق تمام اس جلسہ میں شرکت فرما کر رسومات بیجا کو قطعی موقوف کر دیا اگر ہماری قوم مسلمان ہر ایک ناروا اور فضول کام کی اصلاح اس طرح متفق ہو کر لیا کرے تو پھر اسلام کے ضعف ہی کیوں اپنا اثر ڈال سکتا ہے اللہ تعالے ہماری قوم کو باتفاق اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرماوے آمین الٰہی آمین

باقی آئندہ

م۔ ع۔ ن۔ ایک خریدار بمبئی پنچ بہادر۔ از قصبہ جلال آباد ضلع مظفر نگر

تاریخ وفات ملک الشعرا حضرت امیر مینائی مرحوم و مغفور۔ از۔ ابو الاحسان غلام غوث خان منت رامپوری وارد حال بمبئی۔

یا احسن ارفع درجتہ فی الجنان

۱۸ ہجرے ۱۳

امیر احمد بہ مینائی ملقب ؛ زدنیا در سفر جنت سفر بست
رقم زد کلک منت سال رحلت ؛ بفردوس مقدس از دکن رفت

۱۸ ہجرے ۱۳

جاگریبان

مسٹر رینلڈز کے ایک ہی دلچسپ اور اچھوتے ناول کا بہت ہی سلیس سہل مزہ بامحاورہ اردو میں ترجمہ ہے جو ابھی چھپنے میں آیا ہے ظاہری و باطنی حسن کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ مسٹر موصوف کے ناول جس کسی نے ایک مرتبہ پڑھے ہیں وہ ان کے زندہ جادو قلم اور مضمون آفرینی سے واقف ہیں۔ اس ناول کو لکھ کر انہوں نے مزید ملک پر ایک احسان کیا ہے انکی سعی کھلگئی اور ادب میں ترقی ہو گئی اس ناول کا کاغذ اعلی درجہ کا چکنا و سفید ہے۔ کتابت و چھپائی آنکھوں میں روشنی پیدا کرتی ہے۔ ۲۲×۱۸ کی موزوں تقطیع ہے کاغذی جلد ہے۔ ۳۸۴ صفحے ہیں قیمت صرف عہ علاوہ محصول ہے۔

جاسوسونکی رپورٹین

مسٹر کروگر کے اس پرجوش استقبال کی نسبت جو انگریزونکی طرف سے کوئی شکایت نہین کیگئی اس سے فرنچ اخبارات بہت خوش ہین۔ پریسیڈنٹ لاوبٹ اور مسٹر کروگر کے درمیان جو ملاقات ہوئی اوسمین صرف اظہار شوق ملاقات و دیگر اسی قسم کی گفتگو ہوئی مگر پولٹکل معاملات کے متعلق کوئی بحث نہین کی گئی۔

اخبار مارننگ پوسٹ نے چینیون کے ہاتھ ایک جرمن شکست کی خبر دی تھی اوس کی تردید کی گئی ہے کونٹ والڈرسی رپورٹ کرتے ہین کہ ایک جرمن فوج نے بوکسرونکو مقام ؟ کیا جاتک پر شکست دی بوکسرون کے ۵۰ آدمی مقتول ہوئے اور ۴ توپین جرمنونکے ہاتھ لگین۔ ایک اور جرمنی سکواڈرن نے چینی فوج کو شکست دی جو بہت بری حالت مین شانسی کیطرف بھاگ رہی تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ رابرٹس اس ہفتہ کے اختتام پر ناٹال کے راستہ سے لندن روانہ ہونگے۔

کمار کند سنگھ ڈناجور کے شہزادے گکبرہا سے بھیجے گئے اور جنگ گکبرہا مین کام نہ بنے کیلئے ۱۵۰ سپاہیون کی ایک فوج جمع کرنے کیلئے ہندوستان کے راستہ سے واپس آئین گے۔

جنوبی افریقہ سے واپس آنے والے تمام افسرون کو ۱۰ ہفتہ کی تعطیل دیگئی۔

سرکاری طور پر رپورٹ کیا جاتا ہے کہ ۱۹ ماہ حال کو سب کنٹر جیمز کے کیمپ مین رات کے وقت ولیسی لوگ دوستانہ طور پر ملنے کو آئے

اور مارا نہین قتل کیا۔

یہ افواہ جو مشہور ہوئی ہے کہ لارڈ رابرٹس کے قتل کیلئے بغاوت کی ترکیبین ہو رہی ہین اسکے متعلق لارڈ موصوف نے ایک تار بھیجا ہے کہ جوہانسبرگ کی پولیس کو ایسی بغاوت کے متعلق کئی روز تک خبرین موصول ہوتی رہین اور ۱۶ ماہحال کو ایک فرنچ اور ۷ اٹالین وربنائی گرفتار کئے گئے جن کی پوری طرح تحقیقات کیجائیگی۔ اس بغاوت مین یہ ترکیب سوچی گئی تھی کہ سینٹ میری کے چرچ تک سرنگ لگائی جائے اور ۱۶ ماہ حال کو صبح کی عبادت کیوقت اوڑا دیا جائے۔

لندن ٹائمز بیکن کے ایک تار سے مظہر ہے کہ مصارف جنگ کا اندازہ لگایا جائے تو کم از کم ۶ کروڑ پونڈ ہوتے ہین۔

جنگ اشانٹی ختم ہوگئی اور ہماری فوجین ۳ بادشاہون اور سردارون اور ۵۰۰ توپین لئے ہوئے کوماسی کو واپس آئین۔

مسٹر کروگر کا بیان ہے کہ سفر یورپ کے بعد مین ٹرانسوال لوٹ جاؤنگا۔

لارڈ رابرٹس کے لندن پہونچنے تک سر ریڈورس بولر عہدہ کمانڈر انچیفی پر کام کرینگے۔

ہوٹل ڈی وبلی مین مسٹر کروگر نے ایک اسپیچ دی جس مین بڑے پرزور الفاظ مین انصاف کی درخواست کی اور کہا کہ جبتک ڈچونکو آزادی نہوگی اوسوقت تک وہ لڑنے سے کبھی باز نہ آئینگے۔ کل شام کو مسٹر کروگر نے ایم ڈیلکاسی سے ۴۵ منٹ تک گفتگو کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابتدا اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء مین ۴ نئے مضبوط کروزر چین کی طرف روانہ ہونگے۔

جنرل چارلس ناکس نے ڈیویٹس ڈراپ پر پھر قبضہ کیا۔ مگر ۴۰۰ برٹش محافظین ۱۵۰ سپاہی مقتول اور ۲۴۰ مجروح ہونے کے بعد اتباع قبول کر چکے تھے۔

لارڈ رابرٹس کا ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ڈیویٹس ڈراپ پر ۲ ہزار ۵۰۰ ڈچون نے قبضہ کیا تھا۔ اور ہماری طرف سے اس مقام کی رہائی کے لئے لیگھزار ۴۰۰ سپاہی بھیجے گئے تھے مگر وہ وقت پر نہ پہونچ سکے۔ جنرل ناکس ان سپاہیون کیساتھ شامل ہو گئے اور ۲۶ ماہحال کو شہر مین داخل ہو گئے اس کے بعد جنرل ناکس نے پریسیڈنٹ سٹین۔ اور جنرل ڈیویٹ کا تعاقب کیا۔ اور بہت جلد کوچ کر کے انہین آرنج ریور کے طرف بڑھنے سے مسدود کیا۔ ۲۷ ماہ حال کو ڈچون سے مقابلہ ہوا جسمین ڈچون نے ڈیویٹس ڈراپ مین مقبوضہ برٹش توپون سے کام لیا۔ آخرش مخرج بھاگ گئے۔ اور ان کو مال غنیمت کی دو گاڑیان اور ۳۰۰ گھوڑے ہمارے ہاتھ آئے۔

سرکاری طور پر اطلاع دیگئی ہے کہ لارڈ کچنر لفٹنٹ جنرل مقرر ہوئے۔ اور لارڈ رابرٹس نے افواج جنوبی افریقہ کی کمانڈری اسکے حوالہ کی۔

لارڈ رابرٹس ڈربن کیطرف روانہ ہوگئے اور غالباً ۸ دسمبر کو کیپ ٹاؤن پہنچینگے۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کو رپورٹ وصول ہوا ہے کہ لارڈ کچنر افواج جنوبی افریقہ کی کمانڈری آج لینگے۔

کل لارڈ ولزلی نے لکھا ہے کہ امن بالی ہمدردی کی کوئی ضرورت نہین ہے۔

فیروزپور میں فصلات باجرہ و جوار کو ملتانی فصلات کپاس کو موریچہ تباہ کر رہا ہے۔

جناب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب دورہ فرماتے ضلع جنگ میں داخل ہوئے لائلپور میں دربار ہے۔

جناب گورنر بڑودہ کا دورہ فرمایا و پیران نگینہ صاحب ڈپٹی کمشنر کا انتظام قابل تعریف پایا۔

چیف سکرٹری مسٹر ڈوی صاحب بالقابہ بھی پٹیالہ کا انتظام فرما کر بمقام سالار جالا کیمپ میں آملے۔

لکھنؤ میں لوہے اور پیتل کے ڈھالنے کا دخانی کارخانہ محلہ ڈالی گنج میں جاری کیا جائیگا۔

ندوۃ العلماء برکر پٹنہ کے جلسہ سالانہ میں کامیابی ہوئی۔ دس ہزار روپیہ چندہ وصول ہوا۔

آئندہ پنجاب کی سکرٹریٹ اسامیوں کے امیدواروں کیلئے بی اے کی قید لگادی گئی۔

لاہور کی گھوڑدوڑ میں عالیجناب گنوید صاحب بہادر کے اصطبل کیجا بھی خبر غلط ہے۔

صاحب وزیر ہند نے تاکید کی کہ امرتسر میں میڈیکل ڈگریاں بکتی ہیں وہ جعلی ہیں۔ خبردار رہو یہ جعل ریاستہ نکلا۔ جسکا گرو میں ڈاکٹر آر مسٹر انگ بکرہ آگیا۔ عظیم سنگبنڈل بنا ڈاکٹر آرمسٹرانگ کے بہت سے ہمراہی بھی گرفتار ہوئے۔ فرضی نام تھے۔ بہت روپیہ مونڈا۔

۲۳ ویں پلٹن بیلداران شمالی وجنوبی وزیرستان میں بغرض محاصرہ برج تعمیر کریگی۔

ممالک شمال مغرب میں دیہاتی بنک قائم کرنیکی تجویز پر ایک خاص افسر لگائے گئے ہیں۔

سرحد پر افواہ ہے کہ وزیری لوگ جرمانہ ادا کرنے کی کوشش کرینگے۔

وزیرستان میں بارش خوب ہوئی۔

لاہور دمیانمیر۔ مشقی جنگ کے میدان میں ۷ دسمبر کو نمائش اسپان کا جلسہ ہوگا۔

امرتسر سے براہ ترنتارن سرحالی تک شاخ ریلوے بناکر اسکو قصور یا گنڈا سنگھ والا تک لیجائینگے۔

کشمیر دربار اپنے یہاں افزائش نسل تجران کا جدید سررشتہ قائم کیا جاتے ہیں۔

کلکتہ میں انتظام میونسپل میں اندھیر پائے گئے تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیگئی۔

چھاؤنی کانپور میں بھی سررشتہ آبرسانی کے جاری کرنیکی تجویز قرار پا چکی ہے۔

حضور جنگی لاٹ سرحد ملاکنڈ پشاور اور کوہاٹ کا دورہ ۳ دسمبر سے ۱۶ تک فرمائینگے ۱۰ دسمبر کو پشاور میں آمد ہوگی تب سے ۱۳ تک قیام ہوگا ۱۴ و ۱۵ دسمبر کوہاٹ میں گذارینگے۔

مدراس کے جنگی لاٹ صاحب نے سکندرآباد دکن میں ۵۰۰۰ فوج کی جنگی مشق دیکھی نہایت خوشی ظاہر فرمائی۔

چیف کمشنر آسام سب ساگر دبرو گڈہ گوالپارہ دہوبری ہوتے ہوئے ۲۳ دسمبر کو کلکتہ پہنچینگے۔

مسٹر تلک کے مقدمہ لائبل سے گھبراکر لندن کے اخبار گلوب نے اپنا حصہ فروخت کا ارادہ کیا ہے۔

ضلع ملتان کے حصہ میں ٹڈی دل نمودار ہوا لیکن کچھ نقصان نہیں پہنچایا۔

ریاست رامپور کے ہائی سکول کو کالج بنانیکی تجویز ہے۔ مذہبی تعلیم کا بھی انتظام ہوگا۔

فتحپور سے مارکنڈی تک شاخ ریلوے کیلئے پیمائش کرنیکا گورنمنٹ انڈیا نے حکم دیا ہے۔

دہلی کی چاندنی چوک کٹڑہ قطب میں آگ لگی رائے صاحب گردھاری لال یہاں کے سرکاری وکیل مقرر ہوئے۔

ہند میں خیراتی کاموں پر صرف ۲۲۹۲۹۴۲ رہگئے انہیں مفت خوراک پانیوالے ۲۲۷۶۹۰ ہیں۔ ہفتہ گذشتہ میں ۱۴۲۱۳۵ آدمی گھٹ گئے ہیں۔ دیسی رجواڑوں میں کل ۵۹۰۵۳ باقی رہے ہیں۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل ازہر قسم
۲۵ نومبر	۱۷	۹	۱۱۴
۲۶ //	۱۸	۱۲	۱۲۴
۲۷ //	۲۷	۱۹	۱۱۴
۲۸ //	۱۳	۵	۱۰۵
۲۹ //	۲۳	۱۴	۱۱۶
۳۰ //	۱۷	۹	۱۰۴
یکم دسمبر	۱۱	۱۱	۱۱۲

مطبع حمیدیہ واقع گلی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک وایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا